# ۷۔ تحریک عدم تعاون

۱۹۲۰ء سے ۱۹۴۷ء تک کا آزادی کی تحریک کا دور'عہدِ گاندھی' کے نام سے جانا جاتا ہے۔۱۹۲۰ء میں لوک مانیہ تلک کی موت کے بعد قومی تحریک کی باگ ڈور مہاتما گاندھی کے ہاتھ میں آ گئی۔گاندھی جی نے ستیہ، اہنسا اور ستیہ گرہ جیسی قدروں کی بنیاد پر تحریکِ آزادی کو نئی سمت عطا کی۔گاندھی جی کی با اثر قیادت میں اس تحریک کو وسعت ملی اور بھارت کی جنگِ آزادی کے ایک نئے باب کا آغاز ہوا۔

**جنوبی افریقہ میں گاندھی جی کی کارکردگی :** ۱۸۹۳ء میں وکالت کے کام سے مہاتما گاندھی جنوبی افریقہ گئے تھے۔ جنوبی افریقہ برطانیہ کی نوآبادی تھی۔صنعت وحرفت، کاروبار اور تجارت نیز دیگر نوکریوں کے سلسلے میں وہاں کئی بھارتی بس گئے تھے۔وہاں کے بھارتی عوام کے ساتھ مجرموں جیسا سلوک کیا جاتا۔جگہ جگہ ان کی بے عزتی کی جاتی۔ ۱۹۰۶ء میں حکومت نے ایک فرمان جاری کیا جس کی رو سے سیاہ فاموں کو شناختی کارڈ رکھنا ضروری تھا اور ان کی آزادی پر پابندی لگائی گئی تھی۔اس ناانصافی کے خلاف گاندھی جی نے ستیہ گرہ کا راستہ اپنا کر وہاں کے لوگوں کو انصاف دِلایا۔

مہاتما گاندھی

**گاندھی جی کی بھارت میں آمد :** ۹/جنوری ۱۹۱۵ء کو گاندھی جی جنوبی افریقہ سے بھارت لوٹے۔رکن کونسل گوپال کرشن گوکھلے کے مشورے سے انھوں نے پورے ملک کا دورہ کیا۔عام لوگوں کا دکھ اور بدحالی دیکھ کر وہ غمگین ہوگئے اور ملک کی خدمت کا عہد کیا۔وہ احمد آباد میں سابرمتی دریا کے کنارے ایک آشرم میں رہنے لگے۔عام لوگوں کو انصاف دلانے کے لیے انھوں نے ستیہ گرہ کا راستہ اپنایا۔

**ستیہ گرہ کا فلسفہ :** گاندھی جی نے ستیہ گرہ کے نئے طریقۂ کار سے عوام کو متعارف کرایا۔ستیہ گرہ کا مطلب ہے سچائی اور انصاف کے لیے احتجاج کرنا۔ناانصافی کرنے والے شخص کو صبر اور عدم تشدد کے راستے سے سچائی اور انصاف کا احساس دلانا اور اس کے خیالات میں تبدیلی لانا ستیہ گرہ کا اصل مقصد تھا۔ گاندھی جی کی تعلیم تھی کہ ستیہ گرہ کرنے والوں کو تشدد اور جھوٹ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

آگے چل کر نہ صرف بھارت بلکہ دنیا کے کئی ممالک کی عوام نے ناانصافی کی مخالفت کرنے کے لیے ستیہ گرہ کا راستہ اپنایا۔ امریکہ کے سیاہ فاموں کے حقوق کی خاطر جدوجہد کرنے والے مارٹن لوتھر کنگ اور جنوبی افریقہ کے نیلسن منڈیلا پر بھی گاندھی جی کے ستیہ گرہ کے طریقے کا اثر پڑا۔

**چمپارن ستیہ گرہ :** بہار کے علاقے چمپارن میں باغات کے انگریز مالکان کی جانب سے بھارتی کسانوں پر نیل کی کاشت کرنے کی سختی کی جاتی تھی۔ طے شدہ داموں میں نیل باغات کے مالکان کو فروخت کرنے کی سختی کی وجہ سے کسانوں کا معاشی نقصان ہو رہا تھا۔۱۹۱۷ء میں گاندھی جی چمپارن گئے اور چمپارن کے کسانوں کو متحد کرکے ستیہ گرہ کے طریقے سے احتجاج کیا۔ بھارت میں گاندھی جی کی پہلی لڑائی کامیاب ہوئی اور کسانوں کو انصاف ملا۔

**کھیڑا ستیہ گرہ :** گجرات کے ضلع کھیڑا میں متعدد بار قحط پڑنے کی وجہ سے فصلوں کی حالت انتہائی خراب تھی۔اس کے باوجود سرکار کی جانب سے جبراً لگان وصول کیا جاتا تھا۔گاندھی جی نے کسانوں کو مشورہ دیا کہ وہ لگان ادا نہ کریں۔تب مقامی کسانوں نے ۱۹۱۸ء میں کھیڑا ضلع میں لگان ادا نہ کرنے کی تحریک چلائی۔گاندھی جی نے اس تحریک کی قیادت قبول کی اور بہت جلد سرکار کو لگان معاف کرنا پڑا۔

**احمد آباد میں مزدوروں کی جدوجہد :** پہلی عالمی جنگ کے دوران مہنگائی میں بے تحاشہ اضافہ ہوا تھا۔ مِل مزدوروں نے تنخواہوں میں اضافے کا مطالبہ کیا لیکن مِل مالکان نے ان کے مطالبات ٹھکرا دیے۔ گاندھی جی کے مشورے سے مزدوروں نے بھوک ہڑتال اور بند کیا۔ بھوک ہڑتال میں گاندھی جی نے بھی ان کا ساتھ دیا۔ آخر کار مل مالکان کو پسپا ہونا پڑا اور انھوں نے مزدوروں کی تنخواہوں میں اضافہ کر دیا۔

**رولٹ ایکٹ کے خلاف ستیہ گرہ :** پہلی عالمی جنگ میں بھارتیوں نے برطانیہ کا ساتھ دیا۔ بھارتیوں کو لگتا تھا کہ جنگ کے خاتمے کے بعد بھارتیوں کے مفاد میں فیصلے کیے جائیں گے اور ذمہ دار نظامِ حکومت قائم کیا جائے گا۔ بھارتی عوام میں بڑھتی ہوئی قیمتوں، بڑھتے ہوئے ٹیکس وغیرہ معاشی و سیاسی وجوہات کی بنا پر انگریز حکومت کے خلاف بے اطمینانی بڑھتی جا رہی تھی۔

اس بے اطمینانی پر قابو پانے اور اس کے تدارک کے لیے انگریز حکومت نے سڈنی رولٹ نامی افسر کی صدارت میں ایک کمیٹی بنائی۔ اس کمیٹی کی سفارش سے ۱۷/ مارچ ۱۹۱۹ء کو حکومت نے مرکزی مقنّنہ میں بھارتی اراکین کی مخالفت کے باوجود نیا قانون بنایا جسے 'رولٹ ایکٹ' کہتے ہیں۔ اس قانون کی رو سے حکومت کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ کسی بھی بھارتی کو بلا تحقیق گرفتار کر کے عدالتی کارروائی کے بغیر جیل میں بند کر سکتی ہے۔ اس قانون کے مطابق دی ہوئی سزا کے خلاف اپیل کرنے پر بھی پابندی لگا دی گئی۔ اس قانون کو بھارتیوں نے 'کالا قانون' کا نام دیا۔ اس کالے قانون کے خلاف ملک بھر میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔ اس قانون کی مذمت میں گاندھی جی نے ستیہ گرہ کا فیصلہ لیا اور ۶/ اپریل ۱۹۱۹ء کو 'رولٹ ایکٹ' کے خلاف ملک بھر میں ہڑتال کرنے کی اپیل کی۔ اس اپیل پر بھارتی عوام نے بڑے پیمانے پر ساتھ دیا۔

**جلیاں والا باغ قتلِ عام :** رولٹ ایکٹ کے خلاف احتجاج نے پنجاب کے علاقے میں شدت اختیار کر لی اور امرتسر اس تحریک کا مرکز بن گیا۔ حکومت نے ظالمانہ کارروائیاں جاری رکھیں۔ گاندھی جی کے پنجاب میں داخلے پر پابندی لگا دی گئی۔ جنرل ڈائر نے امرتسر میں جلسوں پر پابندی عائد کر دی۔ امرتسر کی ہڑتال کی وجہ سے ڈاکٹر سیف الدین کچلو اور ڈاکٹر ستیہ پال جیسے اہم رہنماؤں کو گرفتار کیا گیا۔

اس واقعے کی مذمت میں ۱۳/ اپریل ۱۹۱۹ء کو امرتسر کے جلیاں والا باغ میں بیساکھی کے تہوار کے موقع پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اسی وقت جنرل ڈائر فوج کی گاڑیاں لے کر وہاں آیا۔ جلیاں والا باغ کے میدان سے نکاسی کا ایک راستہ تھا جو بہت تنگ تھا۔ انگریزوں نے اسے گھیر لیا اور بغیر کسی پیشگی اطلاع کے اس جلسے میں شریک نہتے لوگوں پر وحشیانہ انداز میں گولیاں چلائیں۔ تقریباً ۱۶۰۰/ گولیاں چلانے کے بعد اسلحہ ختم ہونے پر یہ فائرنگ بند کی گئی۔ اس قتلِ عام میں تقریباً چار سو مرد اور عورتیں ہلاک اور بے شمار افراد زخمی ہوئے۔ فائرنگ کے فوراً بعد کرفیو نافذ کرنے کی وجہ سے زخمیوں کا فوری علاج بھی نہ ہو سکا۔ پنجاب میں فوجی قانون نافذ کر کے حکومت نے کئی لوگوں کو جیل میں ڈال دیا۔

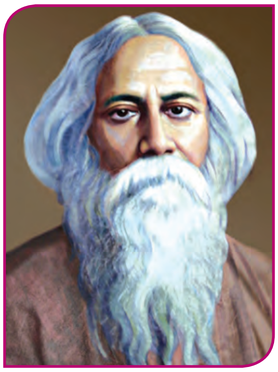

رابندر ناتھ ٹیگور

اس قتلِ عام کا ذمے دار پنجاب کا حاکم مائیکل او ڈوائر تھا۔ ملک بھر میں اس واقعے کی مذمت کی گئی۔ قتلِ عام کی مذمت کے طور پر رابندر ناتھ ٹیگور نے انگریزی حکومت کا عطا کردہ 'سر' کا خطاب واپس کر دیا۔ بعد میں بھارتیوں نے اس قتلِ عام کی تحقیقات کا شدید مطالبہ کیا جس کی وجہ سے حکومت نے ہنٹر کمیشن مقرر کیا۔

**خلافت تحریک :** دنیا کے تمام مسلمان ترکی کے سلطان کو اپنا خلیفہ یعنی مذہبی رہنما تسلیم کرتے تھے۔ پہلی عالمی جنگ میں

ترکی انگریزوں کے مخالف گروہ میں تھا۔ جنگ میں بھارتی مسلمانوں کا تعاون حاصل کرنے کے لیے برطانیہ کے وزیرِاعظم نے یقین دلایا کہ جنگ کے خاتمے کے بعد خلیفہ کی حکومت کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن برطانیہ جنگ کے اختتام پر اپنے وعدے سے مکر گیا۔ اس کی وجہ سے مسلمانوں میں غم و غصّے کی لہر دوڑ گئی۔

خلیفہ کی حمایت میں بھارت کے مسلمانوں نے جو تحریک شروع کی اسے 'خلافت تحریک' کہتے ہیں۔ گاندھی جی نے محسوس کیا کہ اگر اس مسئلے پر ہندو مسلمانوں کے اتحاد سے ملک گیر تحریک شروع کی جائے تو حکومت راہِ راست پر آ جائے گی۔ اس لیے گاندھی جی نے خلافت تحریک کا ساتھ دیا۔ حکومت سے عدم تعاون کی تجویز خلافت کمیٹی نے قبول کر لی۔ اس زمانے میں ہندو۔مسلم اتحاد خاص طور سے دِکھائی دیتا ہے۔

**عدم تعاون تحریک :** عدم تعاون تحریک کے پسِ پردہ گاندھی جی کا یہ خیال تھا کہ برطانوی حکومت کا دار و مدار بھارتیوں کے تعاون پر ہی ہے۔ اگر بھارت کے لوگ مکمل طور پر انگریز حکومت سے عدم تعاون کا راستہ اختیار کر لیں تو انگریز حکومت ڈگمگا جائے گی۔ اس مقصد کے لیے انھوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اس تحریک میں حصہ لیں۔

۱۹۲۰ء میں ناگپور میں قومی جماعت (نیشنل کانگریس) کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں چترنجن داس کے پیش کردہ عدم تعاون کی تجویز کو منظوری دی گئی۔ اس تحریک کی باگ ڈور گاندھی جی کے سپرد کی گئی۔ اس تجویز کی رو سے یہ طے پایا کہ سرکاری دفاتر، عدالتوں، بدیسی اشیا، سرکاری اسکولوں اور کالجوں کا بائیکاٹ کیا جائے۔

**عدم تعاون تحریک کی پیش رفت :** عدم تعاون کے پروگرام کے مطابق پنڈت موتی لال نہرو اور چترنجن داس جیسے مشہور وکیلوں نے عدالتوں کا بائیکاٹ کیا۔ اسی دور میں سرکاری اسکولوں، کالجوں کے بائیکاٹ سے قومی تعلیم کے خیال کو تقویت حاصل ہوئی۔ ملک میں قومی تعلیم دینے والے کئی اسکول، کالج اور یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ اگلے انتخابات کا بھی بائیکاٹ کیا گیا۔ بدیسی کپڑوں کا بائیکاٹ کر کے انھیں نذرِ آتش کیا جانے لگا اور بدیسی کپڑوں کی دکانوں کے سامنے احتجاج کیا جانے لگا جس کی وجہ سے بدیسی کپڑوں کی درآمد کم ہوگئی۔

۱۹۲۱ء میں ممبئی آنے والے 'پرنس آف ویلز' کا استقبال ہڑتال کر کے کیا گیا۔ سنسان راستے اور بند دکانوں نے شہزادے کا استقبال کیا۔ آسام کے چائے کے باغات والوں سے لے کر بنگال کے ریلوے مزدوروں تک یہ تحریک پھیل گئی۔ اس تحریک پر قابو پانے کے لیے انگریزوں نے ظلم واستبداد کا طریقہ اپنایا۔

فروری ۱۹۲۲ء میں اُتر پردیش کے ضلع گورکھپور میں چوری چورا کے مقام پر ایک پرامن جلسے پر پولس نے گولیاں برسائیں۔ مشتعل ہجوم نے پولس چوکی کو آگ لگا دی جس میں ایک پولس افسر سمیت ۲۲ ر سپاہی جل مرے۔ اس واقعے سے گاندھی جی کو انتہائی دُکھ پہنچا اور ۱۲ ر فروری ۱۹۲۲ء کو گاندھی جی نے عدم تعاون تحریک کو ملتوی کر دیا۔

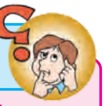

**کیا آپ جانتے ہیں؟**

**ملشی ستیہ گرہ :** عدم تعاون تحریک کے زمانے میں ضلع پونہ کے ملشی تعلقے میں کسانوں نے حکومت کے خلاف ستیہ گرہ کیا۔ اس ستیہ گرہ کی قیادت سیناپتی پانڈورنگ مہادیو باپٹ نے کی جس کے لیے انھیں سات سال قید کی سزا دی گئی۔

مارچ ۱۹۲۲ء میں گاندھی جی کو گرفتار کیا گیا۔ ان پر 'ینگ انڈیا' میں حکومت کے خلاف تین مضامین لکھنے کا الزام لگا کر بغاوت کا مقدمہ چلایا گیا۔ احمد آباد میں مخصوص عدالت قائم کر کے انھیں چھے سال کی قید سنائی گئی۔

بعد میں خرابیِ صحت کی بنا پر گاندھی جی کو رہا کر دیا گیا۔

انھوں نے عدم تعاون تحریک کے ساتھ ساتھ تعمیری کام کا آغاز کیا جس میں خاص طور پر سودیشی مال کا استعمال، ہندو مسلم اتحاد، شراب بندی، چھوت چھات کا خاتمہ، کھادی کا استعمال اور قومی تعلیم جیسے اُمور شامل تھے۔ ان تعمیری سرگرمیوں کی وجہ سے دیہی علاقوں میں قومی تحریک کافی مضبوط ہوگئی۔

**سوراج پارٹی :** چترنجن داس اور موتی لال نہرو نے بھارتی قومی جماعت میں یہ خیال پیش کیا کہ حکومت کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا ہے تو قانون ساز مجلس میں پہنچنا ہوگا۔ ۱۹۲۲ء میں بھارتی قومی جماعت کے تحت سوراج پارٹی قائم کی۔

۱۹۲۳ء کے انتخابات میں مرکزی اور صوبائی قانون ساز مجلس کے لیے سوراج پارٹی کے کئی اُمیدوار منتخب ہوئے جن میں موتی لال نہرو، مدن موہن مالویا، لالہ لجپت رائے، این سی کیلکر وغیرہ شامل تھے۔ جس وقت ملک میں سیاسی تحریکیں سست ہوگئیں اس وقت قانون ساز مجلس میں سوراج پارٹی نے لڑائی لڑی۔ قانون ساز مجلس میں سرکار کی ناانصافیوں کی ڈٹ کر مخالفت کی۔ انھوں نے مطالبہ کیا کہ مستقبل میں بھارت میں ایک ذمے دار حکومت قائم کی جائے۔ بھارتیوں کے مسائل حل کرانے کے لیے گول میز کانفرنس بلانے اور سیاسی قیدیوں کو رہائی دلانے کی قرارداد منظور کروائی لیکن حکومت نے ان کی کئی تجاویز کو ٹھکرا دیا۔

**سائمن کمیشن :** ۱۹۱۹ء میں ماٹیگو چیمسفرڈ قانون کے ذریعے دی گئی اصلاحات اطمینان بخش نہیں تھیں جس کی وجہ سے بھارت کے عوام میں بے اطمینانی تھی۔ اس بنا پر انگریز حکومت نے ۱۹۲۷ء میں سر جان سائمن کی صدارت میں ایک کمیشن قائم کیا لیکن اس سات رکنی کمیشن میں ایک بھی بھارتی نمائندہ شامل نہیں تھا اس لیے بھارت کی سیاسی پارٹیوں نے سائمن کمیشن کے بائیکاٹ کا فیصلہ کیا۔ ٹنگیو

۱۹۲۸ء میں سائمن کمیشن بھارت آیا تو وہ جہاں جہاں گیا وہاں اس کے خلاف مظاہرہ کیا گیا۔ 'سائمن گو بیک، سائمن

'سائمن واپس جاؤ'

واپس جاؤ' کے نعرے لگا کر شدید مخالفت کی گئی۔ مظاہرین پر لاٹھیاں برسائی گئیں۔ لاہور میں ہونے والے سائمن کمیشن کے خلاف مظاہرے کی قیادت لالا لجپت رائے نے کی۔ پولس نے لاٹھی چارج کیا۔ سینڈرس نامی ظالم پولس افسر نے لالا جی کے سینے پر لاٹھیاں برسائیں۔ اس حملے کے بعد مذمتی اجلاس میں لالا جی نے کہا ''لاٹھی کا ہر ایک وار انگریز حکومت کے تابوت میں ایک کیل ٹھونک رہا ہے۔'' اگلے کچھ دنوں میں لالا جی کی موت ہوگئی۔

لالا لجپت رائے

**نہرو رپورٹ :** وزیر بھارت برکن ہیڈ نے بھارتی رہنماؤں پر تنقید کی کہ وہ اتفاقِ رائے سے سیاسی دستور تیار کرنے کے اہل نہیں ہیں۔ اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے تمام پارٹیوں پر مشتمل ایک کمیٹی قائم کی گئی جس کے صدر پنڈت موتی لال نہرو تھے۔ اس رپورٹ میں بھارت کو نوآبادیاتی سوراج (خود مختاری) دینا، بالغوں کے لیے حقِ رائے دہی کو روبہ عمل لانا، بھارتیوں کو بنیادی شہری حقوق دینا اور لسانی اعتبار سے علاقوں کی تقسیم کی تجویز پیش کی گئی تھی۔ اس رپورٹ کو 'نہرو رپورٹ' کہتے ہیں۔

حکومت کو متنبہ کیا گیا کہ ۱۹۲۹ء کے اخیر تک ان مطالبات

کو منظور نہ کیا گیا تو سول نافرمانی کی تحریک شروع کی جائے گی۔

اس پس منظر میں دسمبر ۱۹۲۹ء میں پنڈت جواہر لال نہرو کی صدارت میں منعقدہ لاہور اجلاس تاریخی اہمیت کا حامل ہے۔

**مکمل آزادی کا مطالبہ** : بیشتر نوجوان رضا کاروں کو نیشنل کانگریس کا مقصد نوآبادیاتی سوراج منظور نہیں تھا۔ پنڈت جواہر لال نہرو اور سبھاش چندر بوس ایسے نوجوانوں کے رہنما تھے جن کا مطالبہ مکمل سوراج کا تھا۔ نوجوانوں کے اس گروہ کے دباؤ سے لاہور اجلاس میں مکمل آزادی کی قرارداد منظور کی گئی۔ اس قرارداد کے ذریعے بھارتی قومی جماعت نے نوآبادیاتی خودمختاری کے مطالبے کو ترک کر دیا اور بھارت کی مکمل آزادی ہی قومی تحریک کا مقصد بن گئی۔

۳۱/ دسمبر ۱۹۲۹ء کو پنڈت جواہر لال نہرو نے راوی دریا کے کنارے ترنگا لہرایا اور طے کیا گیا کہ ۲۶/ جنوری کو یومِ آزادی کے طور پر منایا جائے۔ برطانوی حکومت کے نیچے سے بھارت کو رہائی دلانے اور آزادی کی لڑائی پرامن طریقے سے لڑنے کے لیے ۲۶/ جنوری ۱۹۳۰ء کو پورے ملک میں حلف لیا گیا جس سے ملک میں ہر طرف بیداری اور جوش کا ماحول پیدا ہو گیا۔

پنڈت جواہر لال نہرو

لاہور اجلاس میں مکمل آزادی کی قرارداد منظور ہونے کے بعد

## مشق

**(۱) صحیح متبادل کا انتخاب کر کے بیانات کو دوبارہ لکھیے۔**

۱۔ گاندھی جی نے اپنی سرگرمیوں کا آغاز ............. سے کیا۔

(الف) بھارت (ب) برطانیہ

(ج) جنوبی افریقہ (د) میانمار

۲۔ کسانوں نے ضلع ............. میں لگان ادا نہ کرنے کی تحریک شروع کی۔

(الف) گورکھپور (ب) کھیڑا

(ج) سولاپور (د) امراؤتی

۳۔ جلیاں والا باغ کے قتلِ عام کی مذمت میں رابندر ناتھ ٹیگور نے حکومت کا عطا کردہ ............. خطاب واپس کر دیا۔

(الف) لارڈ (ب) سر

(ج) رائے بہادر (د) راؤ صاحب

**(۲) درج ذیل سوالوں کے ایک جملے میں جواب لکھیے۔**

۱۔ ۱۹۰۶ء کے فرمان کی رو سے جنوبی افریقہ میں سیاہ فاموں پر کون سی پابندیاں لگائی گئیں؟

۲۔ گاندھی جی نے بھارت میں پہلا ستیہ گرہ کہاں کیا؟

۳۔ جلیاں والا باغ میں گولیاں برسانے کا حکم کس افسر نے دیا؟

**(۳) درج ذیل سوالوں کے ۲۵ تا ۳۰/ الفاظ میں جواب لکھیے۔**

۱۔ ستیہ گرہ کے فلسفے کی وضاحت کیجیے۔

۲۔ سوراج پارٹی کا قیام کیوں عمل میں آیا؟

**(۴) درج ذیل بیانات وجوہات کے ساتھ واضح کیجیے۔**

۱۔ بھارت کے لوگوں نے رولٹ ایکٹ کی مخالفت کی۔

۲۔ گاندھی جی نے عدم تعاون تحریک کو واپس لے لیا۔

۳۔ بھارتیوں نے سائمن کمیشن کا بائیکاٹ کیا۔

۴۔ بھارت میں خلافت تحریک شروع کی گئی۔

**سرگرمی**

۲۶/ جنوری ۱۹۳۰ء کو لیا گیا آزادی کا حلف نامہ حاصل کر کے اسے اپنی جماعت میں اجتماعی طور پر پڑھیے۔

A3JHEE